إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۴۵ | مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی خیریت ہے ؎

فیروزپور میں ایک مناظرہ کے لئے مولوی محمد سلیم صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کو بھیجا گیا ؎

لوکل انجمن احمدیہ چندہ خاص کی دوسری قسط کی وصولی کے لئے۔ اور لجنہ اماء اللہ مرمت مسجد لنڈن کے لئے سرگرمی سے چندہ وصول کر رہی ہے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی اس بارے میں خاص کوشش اور سعی کرنی چاہیئے ؎

معاملاتِ کشمیر کے متعلق مسلمان نمائندوں کی وزیر ہند سے ملاقاتیں

اقلیتوں کے حقوق کے متعلق گاندھی جی سے اختلاف

اقلیتوں کی حمایت میں جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی پُرزور تقریر

لنڈن ۹ اکتوبر۔ اسلام آباد لنڈن سے حسب ذیل تار بنام الفضل موصول ہوا ہے:-

ہز ہائی نس سر آغا خاں۔ سر میاں محمد شفیع۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ اور چودھری ظفر اللہ خاں نے علیحدہ علیحدہ وزیر ہند سے ملاقات کر کے مسئلہ کشمیر کے متعلق پُرزور توجہ دلائی ہے۔ جس سے اچھے نتائج نکلنے کی توقع ہے۔ مسلمانوں نے دُوسری اقلیتوں کو نظر انداز کر دینے کے متعلق گاندھی جی کی تجویز کے ساتھ قطعاً اتفاق نہیں کیا۔ مسلمان اور دیگر اقلیتوں میں سوائے سکھوں کے باہمی کامل اعتماد ہے۔ فیڈرل کمیٹی نے اس وقت تک کسی ایسے سوال کا تصفیہ نہیں کیا۔ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اقلیتوں کے مفاد پر اثر انداز ہو سکے۔ آج فیڈرل کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا۔ کہ مسلمان اس وقت تک کسی ایسے سوال پر بحث نہیں کر سکتے جب تک اقلیتوں کے حقوق کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ لہٰذا مرکزی ذمہ داری پر بحث ملتوی کر دی گئی ہے۔ اور فیڈرل فائننس اور سپریم کورٹ وغیرہ مسائل زیرِ غور آئینگے

الفضل خاتم النبیین نمبر کے

آپ کتنے پرچے خریدینگے

ہر مقام کی احمدی جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ مل کر قرار پاکر جمع ہوں۔ اور اپنے فیصلہ سے بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ کہ ان کو الفضل خاتم النبیین نمبر کے کتنے پرچے بھیجے جائیں۔ چونکہ گزشتہ خاص نمبروں کا بقایا اب تک کئی احباب کے ذمے ہے (باوجود ماہوار تقاضا کے) اس لئے صرف انہی فرمائشوں کی تعمیل ہوگی۔ جو وی۔ پی کی اجازت دیں گے۔ یا برائے تعداد مطلوبہ بحساب چار آنے فی پرچہ منی آرڈر بھجوا دیں گے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر ہوگی محصول ڈاک یا ریل ہمارے ذمہ۔ کوئی کمیشن نہیں دیا جائیگا۔

ہم یہ خاص نمبر کسی مالی فائدہ کے خیال سے شائع نہیں کرتے۔ نہ اب تک کوئی مالی فائدہ اٹھایا ہے۔ احباب کو بھی اس کی فروخت و توسیع اشاعت لوجہ اللہ کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ (مینیجر الفضل)

مسلم نمائندگان جموں و کشمیر نے

ابھی مطالبات پیش نہیں کئے

جموں۔ ۱۰ اکتوبر۔ مسلم ایسوسی ایشن جموں کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں جو مسلمانان جموں و کشمیر کی نمائندہ ہے۔ نمائندگان کی طرف سے اعلان کرتی ہے۔ کہ چونکہ مسلمانان جموں و کشمیر کے مطالبات اس قدر عام ہیں۔ کہ ہر شخص اپنے قیاس میں انہیں لاسکتا ہے۔ اس لئے اخبارات میں ان کی اشاعت ہو رہی ہے۔ لیکن ہم نے ابھی مطالبات پیش نہیں کئے۔ ہمارے مطالبات مرتب ہو چکے ہیں۔ مگر نمائندگان نے ابھی تک انہیں آخری بار پاس نہیں کیا۔

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کیلئے مضامین

اگرچہ ۱۵ اکتوبر کی تاریخ بالکل قریب آگئی ہے۔ لیکن ابھی تک بہت تھوڑے اصحاب نے خاتم النبیین نمبر کے لئے مضامین ارسال فرمائے ہیں جن احباب کرام سے اخبار کے علاوہ خاص خطوط کے ذریعہ درخواست کی گئی ہے۔ وہ بہت جلد توجہ فرمائیں۔ اور یہ الفاظ دیکھتے ہی مضامین ارسال فرمائیں۔ بہت عنایت ہوگی۔

اخبار احمدیہ

امریکن رسالہ مسلم سن رائز

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے امریکہ سے لکھتے ہیں وہ تبلیغی دورہ پر رہے ہیں۔ اس واسطے جولائی کا رسالہ شائع نہ کر سکے۔ اب انہوں نے جولائی اکتوبر کے ہر دو نمبر اکٹھے شائع کر دیئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں جن اصحاب کی قیمت جناب مفتی محمد صادق صاحب کی معرفت وصول ہوئی تھی۔ ان کو رسالہ براہ راست امریکہ سے بھیج دیا گیا ہے

لیکن اگر کسی صاحب کو نہ پہنچا ہو۔ تو وہ مفتی صاحب کو لکھ کر ان سے منگوا لیں۔ ایسا ہی اگر کسی صاحب کو دسمبر ۱۹۳۰ء کا رسالہ نہ پہنچا ہو تو وہ بھی مفتی صاحب سے منگوا لیں۔

چندہ خاص کی دوسری قسط کی ادائگی

مقررہ وقت تک قسط ادا کر کے دوہرا اجر حاصل کرو

چندہ خاص میں اگرچہ کئی ایک اصحاب نے باوجود اپنی مالی مشکلات کے سلسلہ کی ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمد یک مشت دیدی۔ لیکن عام طور پر احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عطا کردہ آسانی اور سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تین قسطوں میں ایک ماہ کی آمد ادا کر رہے ہیں پہلی قسط کی ادائگی کے لئے ۱۵ ستمبر تک کی مہلت تھی۔ اور دوسری کے لئے ۱۵ اکتوبر تک کی جن اصحاب نے اس وقت تک ایک یا دونوں قسطیں ادا نہ کی ہوں۔ انہیں بہت جلد ادائگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ وقت مقررہ کے اندر اندر وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں دینا ہر وقت ہی خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن مقررہ وقت میں خرچ کرنا دوہرے اجر کا باعث ہوتا ہے۔ پس احباب کو ۱۵ اکتوبر سے پہلے پہلے دوسری قسط ارسال کر دینی چاہیئے۔

کذب بیانی کی تردید

حافظ شفیق احمد صاحب سہارنپور سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ حضور کے خط سے معلوم ہوا کہ کسی نے حضور کو میری طرف سے فسخ بیعت کا خط لکھ دیا ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے میں بفضلہ تعالےٰ بدستور ایمان پر قائم ہوں۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کی خلافت پر دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور انشاء اللہ مرتے دم تک قائم رہوں گا۔

بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ میں مناظرہ

۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ میں غیر احمدیوں سے ایک اہم مناظرہ ہونا قرار پایا ہے۔ اردگرد کی تمام جماعتیں وہاں پہنچنے کی کوشش کریں۔ جماعت لاہور کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے انصاراللہ کو اس موقعہ پر وہاں بھیجدے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

احمدی دوست توجہ کریں

بعض دوستوں نے نقل حکم سیمور صاحب بہادر سب جج درجہ اول امرتسر جو ۲۷ ۱۲/۵ کو فیصلہ ہوا تھا۔ حاصل کی تھی۔ اصل مثل تلف ہو چکی ہے۔ اگر کسی بھائی کے پاس وہ نقل موجود ہو۔ اور وہ قیمتاً دینا چاہیں۔ تو بذریعہ وی۔ پی ورنہ عاریتاً جلد بصیغہ بیرنگ بھجوا دیں۔ کیونکہ ایک ضروری کام کے لئے ضرورت ہے۔

چراغ بی بی زوجہ سراج قوم ماشکی سکنہ امرتسر بنام سراج ولد قادر بخش قوم ماشکی سکنہ امرتسر۔

(دعویٰ تنسیخ نکاح)

اس مقدمہ میں دعویٰ مدعیہ خارج ہو کر نکاح قائم رکھا گیا تھا۔ خاکسار محمد خان احمدی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

جلسہ سالانہ پر نظمیں پڑھنے والے

جو احباب جلسہ سالانہ پر نظمیں خوش الحانی سے پڑھنا چاہیں۔ وہ مجھے اپنے نام و پتہ سے اطلاع دیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

انتباہ

ایک شخص مسمی کرم الٰہی۔ جو اپنے آپ کو انٹرنس پاس اور حکیم حاذق کا سند یافتہ بیان کرتا ہے۔ اسے کوئی بھائی کسی قسم کی مالی امداد نہ دیں۔ ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔ خاکسار محمد عبداللہ۔ سکرٹری تبلیغ فیروزپور۔

تلاش ملازمت

میں دیر سے بیکار ہوں۔ کوئی احمدی بھائی سکول ماسٹر یا پرائیویٹ مڈل وہائی سکول میں جے۔ اے۔ وی آسامی دلوا کر مشکور فرمائیں۔ تاوقتیکہ کوئی آسامی حاصل ہو۔ امرتسر۔ لاہور۔ یا سیالکوٹ یا کسی بڑے شہر میں کوئی صاحب میرے لئے پرائیویٹ ٹیوشنز کا انتظام فرمائیں میں کئی سال تک محکمہ تعلیم میں ہیڈ ماسٹر و ماتحت ٹیچر رہ چکا ہوں۔ خاکسار محمد علیخاں۔ اشرف۔ بیرم پور۔ ڈاک خانہ گڑھ دیوالہ ضلع ہوشیارپور

درخواست ہائے دعا

۱۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس۔ ان کی اہلیہ اور تمام بچے خارش کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اور سخت تکلیف میں ہیں۔ نیز مولوی رحمت علی صاحب اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب بھی بیمار ہیں۔ ان سب کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

حکومت کشمیر کا شاہی اعلان

مسلمانان کشمیر پر مظالم اور ان کے حقوق کے متعلق افسوسناک تغافل

رعیت پروری اور انصاف پسندی کا تقاضا

مسلمانان کشمیر پر ریاست کے عاقبت نااندیش اور غیر مدبر حکام کے جبر اور تشدد کی وجہ سے ظلم وستم جب انتہائی درجہ پر پہنچ گیا۔ تو اس کا تقاضا تھا۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوتے۔ اور نہ صرف ان بے گناہ اور بے بس مسلمانوں کو رہا کر دیتے۔ جنہیں حکام نے اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرنے کے لئے محض اس لئے جیل خانوں میں ٹھونس دیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف پہنچا رہے تھے۔ کہ انہوں نے بالکل ابتدائی انسانی حقوق کا مطالبہ کیا۔ اور سالہا سال کے جبر وستم کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ بلکہ رعیت پروری اور انصاف پسندی کا یہ بھی مقتضا تھا۔ کہ ان پر جن حکام نے ہولناک مظالم کئے۔ ان پر گولیوں کی بوچھاڑیں کیں۔ تیزوں اور بھالوں سے ان کے سینوں کو چھیدا۔ عورتوں کی عزت وعصمت پر حملے کئے۔ چھوٹے بچوں کو نشانہ ظلم وستم بنایا۔ ان کے خلاف موثر کارروائی کی جاتی۔ اور انہیں کیفر کردار کو پہنچا کر غم والم کی اس آگ پر پانی ڈالا جاتا۔ جو ان بے تدبیر اور جابر حکام نے مسلمانوں کے دلوں میں جلائی۔ اور جس کی وجہ سے سینکڑوں نہیں ہزاروں خاندان تباہ وبرباد ہوگئے۔ پھر یہ بھی ضروری تھا۔ کہ مسلم رعایا کے مطالبات فوراً منظور کرلئے جاتے۔ تا مسلمانوں کو یہ سمجھنے کا موقعہ ملتا۔ کہ حکام ریاست ان کے متعلق خواہ کیسے ہی سنگدل اور بے رحم کیوں نہ ہوں۔ لیکن قدرت نے ان کی قسمت کی باگ ڈور جس ہاتھ میں دے رکھی ہے۔ وہ ان کے زخمی اور خون آلود قلوب پر انصاف اور شفقت کی مرہم رکھنے کی ضرورت محسوس کرسکتا ہے۔

مایوس کُن اعلان

لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی براہ راست اور اسلامی انجمنوں اور مسلمان اخبارات کے ذریعہ پُرزور اور زبردست جدوجہد سے متاثر ہو کر اپنے جنم دن کی تقریب پر جو اعلان کیا۔ وہ قطعاً تسلی بخش نہیں ہے۔ اور اس میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی۔ جو صورت حالات کو مستقل طور پر بہتر بنانے کا موجب ہوسکے بلکہ یُوں کہنا چاہیئے۔ کہ یہ اعلان مسلمانوں کی مایوسی اور بے اعتمادی میں بہت زیادہ اضافہ کرنے والا ہے۔

مُسلمانوں کے حق میں کیا کہا گیا۔

اس اعلان میں مسلمانوں کے حق میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہا گیا۔ کہ سیاسی قیدیوں اور حوالاتیوں کو رہا کرنے۔ اور مارشل لاء آرڈیننس کو واپس لینے کا ذکر ہے۔ اور اس بارے میں بھی یہ بات حکام ریاست کے قبضہ واختیار میں ہے۔ کہ جن مسلمانوں کو رہا نہ کرنا چاہیں۔ انہیں جیلخانوں میں ہی ڈالے رکھیں چنانچہ سری نگر کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ باوجود اس کے کہ مہاراجہ صاحب بہادر کے اعلان کو شائع ہوئے کئی دن گزر چکے ہیں۔ ابھی تک مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد جیل میں بند ہے۔ حالانکہ اعلان کے منشاء کے مطابق وُہ رہائی کے مستحق ہیں۔ علاوہ ازیں جن معززین پر ڈاکہ زنی اور تشدد وغیرہ کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کی رہائی کا اعلان میں ذکر ہی نہیں ہے۔

پھر مارشل لاء آرڈیننس کا منسوخ کیا جانا بھی صرف اتنا ظاہر کرتا ہے کہ ظلم وستم کا وُہ بے پناہ طوفان جو وادئ کشمیر کے مسلمانوں کو بہائے لئے جارہا تھا۔ اس کی شدت میں کمی کر دی گئی ہے۔ ورنہ بیچارے مسلمانوں کے لئے ادنٰے سے ادنٰے سرکاری ملازم بھی مجسم مارشل لاء ہے۔ اور یہ حالت ان پر اسی طرح مسلط ہے۔ جس طرح مارشل لاء سے پہلے تھی۔

بہرحال یہی دو باتیں ہیں۔ جنہیں ریاست اور اس کے حامی مسلمانوں کے حق میں قرار دے سکتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں باقی جو کچھ ہے۔ وُہ صاف اور صریح طور پر مسلمانوں کے لئے بے حد مایوس کُن اور افسوسناک ہے۔

پولیس اور فوج کے تشدد کی حمایت

اس اعلان میں نہ صرف اس ظلم وتشدد کو جس کا نشانہ سول اور ملٹری حکام اور ان کے وحشی اور درندہ صفت ماتحتوں نے مسلمانوں کو بنایا۔ ناپسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا۔ بلکہ اس کی بے حد حمایت کی گئی۔ اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ:-

"گزشتہ تین ماہ کے دوران میں فوج نے اپنے فرائض کی ادائگی میں جو ایثار دکھایا۔ اور قیام امن اور قانون کو بحال رکھنے میں جس ضبط وتحمل کا اظہار کیا۔ وُہ گہرے شکریہ کا مستحق ہے۔ انہیں بے حد تکلیف ہوئی۔ سخت اشتعال دلایا گیا۔ اور جان کا خطرہ بھی پیش آیا۔ لیکن انہوں نے تمام آزمائشوں کا قابل تعریف مقابلہ کیا۔ مجسٹریٹوں اور پولیس کو بھی غیر معمولی طور پر جانفشانی کرنی پڑی تمام سرکاری ملازموں اور غیر سرکاری اشخاص کا میں دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے آئین ونظام کے قیام کے لئے وفاداری اور جانفشانی سے خدمات سرانجام دیں۔"

پولیس اور فوج کے مظالم

یہ ان مجسٹریٹوں ان فوجیوں اور ان پولیس والوں کی مدح سرائی کی گئی ہے۔ جنہوں نے گزشتہ تین ماہ کے دوران میں سینکڑوں نہتے اور بے بس مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے جن کے وحشیانہ اور جابرانہ افعال کا غلغلہ ہندوستان سے گزر کر یورپ اور امریکہ تک جا پہنچا۔ جنہوں نے عورتوں اور بچوں تک کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا۔ جنہوں نے راہ چلتے لوگوں کو اپنے پاؤں پر جھکنے اور ریاستی جھنڈے کے آگے سجدہ کرنے پر مجبور کیا۔ اور جب کسی نے خلاف مذہب بتا کر اس سے انکار کیا۔ تو اس کا چمڑا بیدوں سے ادھیڑ دیا گیا۔ بغیر کسی جرم اور قصور کے ٹکٹکی سے باندھ کر بے دردانہ زدوکوب کیا گیا۔ غرض جبر وتشدد کا کوئی پہلو نظرانداز نہ کیا گیا۔ لیکن وُہ اعلان جو "رعایا کی محبت اور یکجہتی" حاصل کرنے کے لئے کیا گیا اور جس کے جواب میں "حقیقی وفاداری" کا مطالبہ کیا گیا۔ اس میں ان مظالم کے متعلق اس طرح خاموشی اختیار کرلی گئی۔ گویا کچھ ہُوا ہی نہیں۔ اور ان سب وحشیانہ افعال کا ارتکاب کرنے والوں کو "گہرے شکریہ کے مستحق" بتا کر ان کا "دلی شکریہ" ادا کیا گیا۔

مظالم کے متعلق غیر جانبدار شاہدوں کا بیان

اگر ان تمام مظالم کے خلاف مسلمانوں کی چیخ وپکار ناقابل اعتنا تھی۔ تو ان غیر متعلق اور غیر جانبدار شاہدوں کے بیانات کو جھٹلانا قطعاً ریاست کے لئے ناممکن تھا۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا۔ اور انسانی ہمدردی سے مجبور ہو کر اس کا اظہار کیا۔ اور وہ یوروپین لوگوں کے بیانات ہیں۔ جن کی بنا پر

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" (۱۰ اکتوبر) یہ لکھنے پر مجبور ہوا ہے کہ "موجودہ نازک صورت حالات کے زمانہ میں متعدد موقعوں پر جو طاقت استعمال کی گئی۔ وہ ضرورت سے بے حد زیادہ تھی۔ اور بے شمار غریب مسلمانوں کے ساتھ جن میں یورپینوں کے خدمت گار بھی شامل ہیں۔ سخت متشددانہ سلوک کیا گیا ہے۔ عفوِ عام جس کا ہز ہائنس نے اپنی سالگرہ کے موقعہ پر اعلان کیا ہے۔ ایک اچھا اقدام ہے۔ لیکن ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس سے بہت زیادہ رواداری کی ضرورت تھی۔ ہم محض افواہوں کی بناء پر ایسا کبھی نہ لکھتے لیکن ہمارے قبضہ میں ایسے خطوط موجود ہیں جو متعدد یورپین عینی شاہدوں کے ارسال کردہ ہیں۔ جن کو ذمہ دارانہ اور معتبر خیال کرنے میں ہمارے پاس شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ ان خطوط میں فوج اور پولیس کے وحشیانہ مظالم کی مثالیں دی گئی ہیں جن کی جس قدر مذمت کی جائے۔ کم ہے۔"

یہ ایک اینگلو انڈین اخبار کا بیان ہے۔ اور یورپین شہادتوں کی بناء پر بیان ہے۔ اس کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ مظالم کی اصل حقیقت سے کم ہے۔ کیونکہ ظلم و ستم کا جس قدر احساس مظلوم اور ستم رسیدہ کو ہو سکتا ہے۔ دوسروں کو نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس میں مبالغہ کو دخل ہے۔ کیونکہ ریاست ہر ایک یورپین کی جس قدر خاطر و تواضع ملحوظ رکھتی ہے۔ وہ سب جانتے ہیں۔

مسلمان کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں؟

پس ایسی ناقابل تردید شہادتوں کے باوجود فوج اور پولیس وغیرہ کے رویہ کی تعریف کرنا اطمینان نہیں۔ بلکہ اور زیادہ شکوک اور خدشات پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ جب مسلمان یہ دیکھیں گے کہ اس درجہ مظالم اور تشدد کرنے والوں کی اس قدر تعریف کی جاتی ہے۔ اور اس طرح ان کے حوصلے بڑھائے جاتے ہیں تو وہ آئندہ کے لئے اُن کی طرف سے اپنے آپ کو امن میں نہیں خیال کر سکتے۔ بلکہ یہ یقین کرنے میں بالکل حق بجانب ہونگے۔ کہ انہیں تباہ و برباد کرنے کی کھلی اجازت مل گئی ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات تو مدنظر رکھی گئی ہے۔ کہ اپنے مطالبات پیش کرنے والوں کو جبر و تشدد سے خوش کرلینے والوں نے حکومت کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ لیکن یہ امر بالکل فراموش کر دیا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں نے رعایا کو بلاوجہ اور بے حد دکھ دے کر اس کے دلوں میں ایسے ناسور ڈال دیئے ہیں۔ جو اسی وقت مندمل ہو سکتے ہیں۔ جب ظلم کرنے والوں کا عبرتناک انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اور جنہیں مندمل کئے بغیر حکومت ہرگز امن و چین حاصل نہیں کر سکتی۔

ظالم حکام کو سزا دی جائے

پس اگر حکومتِ کشمیر کو اپنی مسلمان رعایا کے احساسات کا کچھ بھی خیال ہے۔ اور وہ اس کے مصائب اور آلام کو دور کرنے کی ذرا بھی خواہش رکھتی ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ گزشتہ تین ماہ کے عرصہ میں جن حکام نے خواہ وہ فوجی ہوں۔ یا غیر فوجی بے جا تشدد اور ظلم سے کام لیا ہے۔ ان کے متعلق غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کرائے۔ اور جس حد تک کسی کا جرم ثابت ہو اس قدر اسے سزا دے۔ اس سے ایک طرف تو آئندہ کے لئے اس تشدد اور ظلم کا جو ریاستی حکومت کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ انسداد ہو جائے گا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اعتماد کو قائم رکھنے کا موجب ہوگا۔

مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق ریاست کا رویہ

دوسری چیز جو مسلمانوں کو مطمئن کرنے اور ان کے زخمی قلوب پر مرہم لگانے کا موجب ہو سکتی تھی۔ وہ ان کے مطالبات کا پورا کرنا یا کم از کم فی الحال ان کے متعلق ہمدردانہ اور مصالحانہ رویہ اختیار کرنا تھا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ شاہی اعلان میں مجمل طور پر۔ اور سرکاری کمیشن کی رپورٹ میں جو عین اسی موقعہ پر شائع کی گئی مفصل طور پر یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ حکومت کے خلاف مسلمانوں کی ہر ایک شکایت کو بے بنیاد قرار دیا جائے۔ اور شرارت پر مبنی بتایا جائے۔ ملازمتوں میں کسی قدر حصہ دینے کے علاوہ اور کوئی ایک بات بھی قابل توجہ نہیں سمجھی گئی۔ اگر اس رپورٹ سے مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق حکومت کے رویہ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ تو کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کا دل اس قدر کشت و خون کرنے اور مسلمانوں کو آلام و مصائب کا نشانہ بنانے کے باوجود ابھی تک نہیں پسیجا۔ اور وہ اب بھی ستمگرانہ روش پر قائم ہے۔ اور چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ذلت و ادبار کے گڑھے میں گرائے رکھے۔

مسلمانوں کے مطالبات پورے کرو

کیا ان حالات میں ممکن ہے۔ کہ ریاست کے مسلمان مطمئن ہو سکیں۔ اگر جیلخانوں سے چھوٹ کر گھروں میں آجانا ہی انہیں مطمئن کر سکتا۔ تو انہیں حقوق طلبی کے لئے آواز بلند کرکے جیلخانوں میں جانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ علاوہ ازیں انہوں نے جو مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔ اپنے عزیزوں کو خاک و خون میں تڑپتے۔ اور عورتوں کو بے عزت ہوتے دیکھا۔ کیا یہ سب کچھ اسی لئے تھا۔ کہ حکام ریاست جب انہیں جیلخانوں میں ڈال دیں۔ تو مہاراجہ صاحب اپنی سالگرہ کی خوشی میں انہیں رہا کر دیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو اس اعلان سے جس میں ماخوذین کے ایک حصہ کی رہائی کے ذکر کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر مطمئن ہو جائیں۔ اور حقوق طلبی کے متعلق اپنی جدوجہد ترک کر دیں۔ مسلمانوں کو اس وقت تک کوئی چیز مطمئن نہیں کر سکتی۔ جب تک ان ظالم اور جفاکار حکام کو عبرتناک سزائیں نہ دی جائیں جنہوں نے مسلمانوں کی امن پسندی اور بے بسی سے غلط فائدہ اٹھایا۔ اور ان پر بے حد ستم توڑا۔ اور جب تک ان کے مطالبات نہ پورے کر دیئے جائیں۔

ریاست کا ایک عجیب اعلان

احرار کمیٹی کے ممبروں کی گرفتاری کے متعلق حکومت کشمیر نے ۷۔ اکتوبر سری نگر سے جو سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں یہ عجیب و غریب فقرہ بھی لکھا ہے: کہ

"جتھہ والوں نے حدودِ ریاست میں داخل ہونے کا یہ مقصد بتایا۔ کہ وہ قادیان کی پارٹی کو شکست دینا چاہتے ہیں"

جتھہ والوں نے یہ کہا ہو۔ یا نہ کہا ہو۔ لیکن ریاست نے اسے جس رنگ میں پیش کیا ہے۔ اس کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار والوں کا آپس میں تصادم کرائے۔ اور اس طرح مسلمانوں کو آپس میں الجھا کر مسلمانان کشمیر کی مظلومیت سے غافل کر دے۔ مسلمانوں کو اس قسم کی شاطرانہ چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور اپنے سامنے صرف مسلمانان کشمیر کی امداد کا مقصد رکھنا چاہیئے۔

ریاست کا شاہی اعلان اور ہندو

ریاست نے اپنے شاہی اعلان میں مسلمانوں پر خسروانہ عنایات کی جو بارش کی ہے۔ اس کی حقیقت اوپر بیان کی جا چکی ہے لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے متعلق ہندو نقطہ نگاہ بھی پیش کر دیا جائے۔ ہندو اخبارات کا بیان ہے کہ

"شاہی اعلان کے سننے سے کشمیر کے ہندوؤں کے حوصلے پست ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ جو ہندو نظر آتا ہے۔ بے دل سا معلوم ہوتا ہے۔ یہاں یہ افواہ خوب گرم ہو رہی ہے۔ کہ راجہ ہری کشن صاحب کول وزیر اعظم۔ ٹھاکر کرتار سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مارشل لار کے ہٹائے جانے و گرفتار شدگان کے رہا کرنے سے سخت بے دل سے ہو گئے ہیں۔ یہ سب کچھ بغیر ان کے مشورے کے ہوا ہے" (ملاپ ۱۰۔ اکتوبر)

اس قسم کی خبروں سے جو خود ہندو پریس شائع کر رہا ہے ظاہر ہے۔ کہ حکومت کشمیر کی موجودہ مشینری کو بدلنے کے لئے مسلمان جو مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ کس قدر ضروری اور اہم ہے۔ اور جب تک ان لوگوں کو ملک کے انتظامی امور سے علیحدہ نہ کر دیا جائیگا جو خواہ مخواہ مسلمانوں سے عداوت رکھتے۔ اور انہیں تباہ و برباد کرکے مسرت محسوس کرتے ہیں۔ اس وقت تک مہاراجہ بہادر کی کوئی مصالحانہ کوشش کامیاب نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ ایسے لوگ ایک طرف تو مہاراجہ بہادر کو مسلمانوں کے خلاف غلط مشورے دیتے رہیں گے۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کو حکومت کے خلاف شور مچانے کی جرأت دلائیں گے۔ جیسا کہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔ پس ایسے سب لوگوں کو امن قائم کرنے کے لئے علیحدہ کر دینا نہایت ضروری ہے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت

نصوص قرآنیہ کی روشنی میں

اس مضمون کا ایک حصہ الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں درج کیا جاچکا ہے۔ جس میں دوسری دلیل کے ضمن میں یہ بتاتے ہوئے کہ حضرت یحییٰؑ اور حضرت مسیحؑ کی ولادت کا قرآن کریم میں جو ذکر آیا ہے۔ وہ اپنی تفصیلات میں بھی حضرت مسیحؑ کے بن باپ ہونے پر شاہد ہے۔ چھ ثبوت پیش کئے گئے۔ اب تیسری دلیل سے مضمون شروع ہوتا ہے۔

ایڈیٹر

دلیل سوم

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے حضرت یحییٰ کے متعلق فرمایا ہے۔ وبرًّا بوالدیہ ولم یکن جبّارًا عصیًّا (مریم ع ۱) کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے والے تھے۔ اور جابر و نافرمان نہ تھے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔ کہ انہوں نے کہا۔ وبرًّا بوالدتی ولم یجعلنی جبّارًا شقیًّا (مریم ع ۲) کہ میں اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنے والا ہوں۔ اور خدا نے مجھے جابر و شقی نہیں بنایا۔

حضرت یحییٰؑ اور حضرت مسیحؑ کے متعلق یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ فی الواقعہ حضرت مسیح علیہ السلام کا کوئی والد نہ تھا۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن میں کہوں گا۔ یا عیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلیٰ والدتک (مائدہ ع ۱۵) اے عیسیٰ بن مریم! یاد کر میری اس نعمت کو جو میں نے تجھ پر اور تیری والدہ پر کی تھی۔

کیا ہمارے ان بھائیوں کے لئے یہ امر قابل غور نہیں۔ جو حضرت مسیح کا باپ قرار دیتے ہیں کہ کیا وجہ ہے۔ حضرت مسیح بھی اپنی والدہ ہی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور خداوند تعالیٰ بھی ان کی والدہ تک ہی نعمت یاد دلاتا ہے؟

میرے ایک عزیز نے اس آیت کے متعلق مجھے لکھا ہے۔ کہ "ممکن ہے۔ یوسف نجار ابراہیم کے والد کی طرح مشرک ہو اور حضرت عیسیٰ نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔"

میرے نزدیک یہ بات درست نہیں۔ اول تو اس لئے کہ خواہ وہ مشرک ہو۔ ان سے نیک سلوک نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔ وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الیّ (لقمان) کہ ماں باپ اگر گمراہ اور مشرک بھی ہوں تب بھی ان سے نیک سلوک کرو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (ممتحنہ ع ۲) یعنے غیر مسلموں سے بھی احسان اور بر کا سلوک کرو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اب کی خدمتگذاری کرتے رہے۔ ہاں جب اس نے خود نکال دیا۔ تب نکلے لیکن پھر بھی یہ کہتے ہوئے سأستغفر لک ربی۔ پس یہ ممکن نہیں۔ کہ یوسف نجار حضرت مسیح کا باپ ہو۔ اور اس کا کبھی ذکر نہ ہو حقیقت یہی ہے۔ کہ برًّا بوالدتی وغیرہ آیات تو اسی غرض کے لئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو بن باپ مانا جائے۔

دوم۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ یوسف نجار کوئی برا آدمی تھا۔ انجیل میں یوسف نجار کے متعلق لکھا ہے:۔

"یوسف راستباز تھا" متی ۱/۱۹

دلیل چہارم

قرآن مجید میں حضرت مسیحؑ کا بہت سے مقامات پر ذکر موجود ہے۔ مگر اکثر جگہ ان کو ابن مریم ہی قرار دیا ہے۔ ایک جگہ بھی ایسی نہیں۔ جہاں ان کی نسبت ان کے باپ کی طرف کی گئی ہو۔ بلکہ قرآن پاک سے ثابت ہے۔ کہ اس بچہ کی ولادت سے پہلے حضرت مریم کو جو بشارت دی گئی۔ اس میں بھی اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم (آل عمران ع ۵) کو ہی کہا گیا۔ اور نومولود ابن مریم ہی بتایا گیا۔ پھر خداوند تعالےٰ بھی جب ان کو مخاطب کرتا ہے۔ تو یا عیسیٰ بن مریم کہہ کر پکارتا ہے۔ (مائدہ ع ۱۵) حواری بھی ان کو ابن مریم ہی کہتے ہیں (مائدہ ع ۱۵) یہود بھی انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کہہ کر انہیں ابن مریم ہی قرار دیتے ہیں۔

ایک عقل مند قرآن مجید کے اس استعمال سے بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس طریق سے بھی قرآن پاک کا یہی منشا ہے۔ کہ وہ ان کو بے باپ قرار دے۔

دلیل پنجم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون (آل عمران ع ۶) کہ حضرت عیسیٰ کی حالت اللہ کے نزدیک آدم کی مثال ہے۔ آدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا۔ اور کہا کہ ہو جا۔ سو وہ ہو گیا۔

یہ آیت جیسا کہ اس کا سیاق و سباق بتا رہا ہے۔ الوہیت مسیح کے ابطال کے لئے نازل ہوئی ہے۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو حضرت آدمؑ کے مشابہ قرار دیا ہے۔ خلقہ من تراب سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس جگہ مشابہت بلحاظ پیدائش کے ہے۔ اور مشبہ بہ و مشبہ میں قاعدہ عمومی کے لحاظ سے جو اشدیت۔ اولویت اور فضیلت پائی جانی چاہیئے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بھی ظاہر امر ہے۔ کہ حضرت آدم کی پیدائش اپنی نوعیت میں حضرت مسیح کی پیدائش سے اعلیٰ اور زیادہ معجزانہ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کی پیدائش کی مثال کسی دوسرے انسان سے نہیں دی۔ بلکہ حضرت آدمؑ سے دی ہے۔ اس لئے ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح کی پیدائش کی برزخی صورت رکھتی ہے۔ نہ تو وہ حضرت آدم کی طرح بے ماں باپ ہیں۔ اور نہ ہی عام انسانوں کی طرح ماں اور باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔ بلکہ ان کی درمیانی حالت تھی۔ یعنی بغیر باپ کے صرف ماں سے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش میں جو معجزانہ اشتراک پایا جاتا ہے۔ اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اگر حضرت آدم کے لئے نفخت فیہ من روحی فرمایا۔ تو حضرت مسیح کے لئے نفخنا فیھا من روحنا (انبیاء ع ۶) کا ارشاد فرمایا۔ اور جس طرح حضرت آدم کی پیدائش پر اختیار کن فیکون کا ذکر کیا ہے۔ ویسے ہی حضرت مسیح کی پیدائش پر کیا ہے۔

بے شک یہ درست ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ ہر کام کے لئے "کن" کہتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے۔ مگر اس کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جہاں ان الفاظ کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں یہ اس کی خاص قدرت نمائی مقصود ہوتی ہے۔ پس یہ الفاظ بھی نہ بلحاظ اپنے لغوی معنوں کے بلکہ قرآن پاک کے خاص استعمال کے لحاظ سے بتا رہے ہیں۔ کہ حضرت آدم اور حضرت مسیح میں گونہ اشتراک پایا جاتا ہے۔

اس جگہ یہ کہنا۔ کہ اشتراک الخلق من تراب میں ہے یعنے آدم بھی مٹی سے پیدا کیا گیا۔ اور مسیح بھی۔ بہت تکلف ہے۔ اور پھر اس کے لئے آیت یا ایھا الناس انا خلقناکم من تراب پیش کرنا غلط فہمی۔ کیونکہ جیسا کہ آیت بدء خلق الانسان من طین

ثم جعل نسلہ من ماء مھین سے ظاہر ہے۔ آدم مٹی سے پیدا ہوا۔ اور آگے نسل میں نطفہ سے پیدائش جاری ہوئی۔ اور اس لحاظ سے کہ نوع انسانی کا جد امجد ابوالبشر آدم مٹی سے پیدا ہوا ہم سب مٹی سے پیدا شدہ ہیں۔ نہ یہ کہ ہم براہ راست نطفہ سے نہیں بلکہ مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی مفہوم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلکم بنو آدم و آدم من تراب میں بیان فرمایا ہے۔ پھر اگر خلقنا کم من تراب سے یہ مراد ہو۔ کہ تمہاری زندگی اور بناوٹ ورات ارضیہ سے ہے۔ اور اس پر ہی تمہارا انحصار ہے۔ تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس صورت میں مسیح بھی من تراب ہوں گے۔ مگر پھر مسیح کی ولادت کے ضمن میں یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ پھر حضرت عیسٰی کو آدم سے کیوں مشابہت دی۔ حالانکہ اس آیت کا اصلی مقصد (ابطال الوہیت مسیح) بھی آدم سے مشابہت دینے کی بجائے حضرت نوح۔ ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام یا کسی عام انسان سے مماثلت بیان کرنے میں زیادہ نمایاں طور پر پورا ہوتا تھا۔ پس خداوند تعالیٰ کا باقی تمام انسانوں کو چھوڑ کر حضرت آدم سے ہی مماثلت دینا بتاتا ہے۔ کہ بے شک مسیح کی ولادت غیر معمولی ہے مگر الوہیت کی دلیل نہیں۔ کیونکہ آدم کی ولادت اس سے بھی غیر معمولی ہے۔

حضرات! ان مختصر دلائل سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ازروئے قرآن مجید حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش بن باپ ہوئی ہے۔

حضرت مسیحؑ کی بن باپ پیدائش میں حکمت

اگرچہ خداتعالیٰ کے ہر فعل کی حکمت کا جاننا یا اس کی تہ تک پہنچنا انسانی عقل کے لئے ناممکن ہے۔ لیکن مشیت ایزدی نے قرآن پاک میں جہاں حضرت مسیح کی بن باپ ولادت کا ذکر فرمایا۔ وہاں ساتھ ہی اس کی حکمت بھی بتادی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ خداتعالیٰ کا یہ خاص قانون خاص حالات کے ماتحت جاری ہوا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل آیات میں وہ حکمت مذکور ہے۔

(۱) ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امراً مقضیاً (مریم ۲۶)

(۲) والتی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا وجعلنٰھا وابنہا آیۃ للعالمین (الانبیاء ۶۲)

(۳) ان ھو الا عبد انعمنا علیہ وجعلناہ مثلاً لبنی اسرائیل (زخرف ۶۲)

(۴) وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا واتبعون ھذا صراط مستقیم (زخرف ۶۲)

ترجمہ:- ہم مسیح کو اس طرح سے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ یہ ہماری رحمت ہے۔ اور اس کا پہلے سے فیصلہ ہوچکا ہے۔ مریم وہ عورت ہے۔ کہ اس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔ تب ہم نے مریم میں نفخ روح کیا۔ اور اس کو اور اس کے بیٹے کو جہانوں کے لئے نشان بنا دیا۔ مسیح ہمارا بندہ تھا۔ ہم نے اس پر انعام کیا۔ اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے بطور نشان یا نمونہ کے بنایا۔ وہ الساعۃ کا نشان تھا۔ پس تم اس قیامت میں شک نہ کرو۔ (یعنی وہ آچکی) اور میری پیروی کرو۔ اب یہی سیدھا راستہ ہے۔"

ناظرین کرام! ان آیات میں نہایت کھلے طور پر بتادیا۔ کہ بنی اسرائیل کی ہلاکت کا اور ان سے نبوت کے چھن جانے کا فیصلہ ہوچکا تھا۔ (جیسا کہ صحف انبیاء اس پر شاہد ہیں۔) حضرت مسیح کی یہ غیر معمولی پیدائش یہود کے لئے نشان تھی۔ اور خدا کی رحمت نے چاہا۔ کہ ان کو پہلے سے آگاہ کردے۔ تا وہ ٹھوکر نہ کھائیں۔ لہٰذا اس نے مسیح کو بے باپ پیدا کرکے بتادیا۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ تورات کے نوشتوں کے مطابق اسماعیل کے گھرانے کو نعمت نبوت سے سرفراز فرمایا جائے۔ گویا حضرت مسیح کی بے باپ پیدائش یہود کی قیامت کا نشان تھی۔ اسی لئے قرآن مجید کہتا ہے۔ کہ وہ قیامت ہوچکی۔ اس میں شک نہ کرو۔ اور اب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ راہ نجات یہی ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی فرمایا۔ اور یہود کو سنا دیا۔ کہ:-

"کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟! اسلئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائیگی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ مگر جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالیگا۔" (متی ۲۱/۴۲-۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان

قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح کے اعلان نے صاف بتادیا کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح کی ولادت میں جو خاص طریق اختیار فرمایا۔ اس کی حکمت یہی تھی۔ تا دنیا کو بتادے۔ کہ اب نبی آخرالزمان کا ظہور ہونیوالا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حکمت کا بارہا ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح کی ولادت کے ذکر میں رقمطراز ہیں:۔

"یہ آئندہ ارادہ الٰہی کے لئے ایک اشارہ قرار پایا۔ کہ وہ نبوت کو دوسرے خاندان میں منتقل کرے گا۔ ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسٰی کا کوئی اسرائیلی باپ نہیں ہے۔ پس وہ بنی اسرائیل میں سے کیونکر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اس کا وجود اسرائیلی سلسلہ سے دائمی نبوت کی نفی کرتا ہے" (نسیم دعوت ۱۶)

امید ہے۔ کہ ہمارے غیر مبایع دوست بھی خداتعالیٰ کی آیات انجیل کے بیان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ پر غور کرکے اس حکمت کو تسلیم کریں گے۔

ایک غلط استدلال

میرے بعض احباب نے لکھا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے آیت انّی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ کو پیش کرکے استدلال کیا ہے۔ کہ جب خدا کا بیٹا بھی بغیر بیوی کے نہیں ہوسکتا۔ تو مسیح بغیر باپ کس طرح پیدا ہوسکتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ استدلال درست نہیں۔ آیت کا سیاق و سباق اس کی تائید نہیں کرتا۔ قرآن مجید کی روح اس کے خلاف ہے۔ اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر مشرکین خدا کی بیوی قرار دے لیں۔ تو وہ اس کا بیٹا قرار دینے میں حق بجانب ہوں گے۔ بلکہ دراصل اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کی تردید کی ہے۔ اور بطور الزام خصم یہ دلیل دی ہے چنانچہ آیت کا محل وقوع یوں ہے۔ فرمایا:۔

وجعلوا للہ شرکاء الجن وخلقھم وخرقوا لہ بنین وبنات بغیر علم سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون ۝ بدیع السمٰوات والارض انّی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ وخلق کل شیءٍ وھو بکل شیءٍ علیم (انعام ۱۳/۱۲)

یعنے مشرکین کی ایک جماعت جنّوں کو خدا کا شریک قرار دیتی تھی اور جہالت سے خدا کے بیٹے بیٹیاں بتلاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید میں چار دلائل دیئے ہیں۔ اوّل۔ بدیع السمٰوات والارض ہونا۔ یعنے بغیر نمونہ کے جب وہ آسمان و زمین بنانے والا ہے۔ اور ازل سے ہے۔ تو اس کو بیٹے کی ضرورت کیا؟ دوم بیٹے کیلئے تمہارے خیال میں بیوی کا ہونا ضروری ہے۔ حالانکہ تم بھی مانتے ہو۔ کہ خدا کی کوئی بیوی نہیں۔ پس اس کے لئے بیٹے قرار دینا حماقت ہے۔ سوم وخلق کل شیءٍ۔ یعنے اس کے سوا ہر چیز اس کی مخلوق ہے اور اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ پس اگر بوجہ مخلوق ہونے کے خدا کا بیٹا ہے۔ تو سارے شریک ہیں۔ اور اس کے سوا کوئی امتیازی رنگ موجود نہیں۔ چہارم۔ وھو بکل شیءٍ علیم۔ وہ علیم مطلق ہے۔ کامل علم قدرت کو مستلزم ہے۔ پس اس کو مددگار کی ضرورت نہیں۔ غرض مشرکین کے عقیدہ کے رد میں فقرہ انّی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ الزامی جواب ہے۔ کیونکہ اگر بیٹا انسانوں کی طرح ہے۔ تو انسانی قیاس کے مطابق بیوی بھی ضروری ہے۔

انہی مشرکین کے متعلق ایک دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وہ کہتے ہیں:۔

ولد اللہ وانھم لکٰذبون ۝ اصطفی البنات علی البنین ما لکم کیف تحکمون ۝ افلا تذکرون ۝ ام لکم سلطان مبین ۝ فأتوا بکتابکم ان کنتم صادقین وجعلوا بینہ وبین الجنۃ نسباً ولقد علمت الجنۃ انھم لمحضرون (صافات ع ۵)

خدا کا بچہ ہوا۔ فرمایا۔ وہ جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی ہے۔ یا ان کے ساتھ بیٹیاں بھی بنائیں۔ تمہارا کیسا فیصلہ ہے۔ نصیحت پکڑو۔ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے۔ اگر سچے ہو۔ تو اپنی کتاب لاؤ۔ ان لوگوں نے خدا اور جنوں کے درمیان رشتہ داری قائم کر رکھی ہے۔ حالانکہ جنوں کو بھی خوب معلوم ہے۔ کہ وہ بارگاہ ایزدی میں جوابدہ ہیں۔

اب کوئی عقلمند اس آیت سے اگر یہ استدلال کرے۔ کہ خدا کے لڑکیاں تو نہیں۔ مگر لڑکے ہو سکتے ہیں۔ تو اس کی اپنی غلطی ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ خدا نے ان کے عقیدہ کے مطابق کہا ہے۔ کہ اگر میرا کوئی بچہ بتاتے ہو۔ تو پھر جیسے تم لڑکوں کو ترجیح دیتے ہو۔ میرے لئے لڑکیاں انتخاب کیوں کرتے ہو۔ اسی طرح متذکرۃ الصدر آیت میں ہے۔ کہ تم جو جنوں کی رشتہ داری اور بیٹے اور بیٹیوں کا سلسلہ چلاتے ہو۔ حالانکہ خدا کی بیوی مانتے نہیں ہو۔ گویا ان کے اپنے اعتقاد سے بھی عقیدہ ولدیت کو باطل قرار دیا ہے۔ یعنی جب اس کی بیوی نہیں۔ اور نہ اسے ضرورت ہے۔ تو بیٹے کی کیا ضرورت ہے

کوئی خدا کا ہمجنس نہیں

پھر "صاحبہ" ہمیشہ ہم جنس ہوتی ہے۔ تب ہی ہم جنس بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور خدا کے لئے ہم جنس ہونا باطل محض ہے کیونکہ اس سے وہ واحد نہیں رہتا۔ نیز ناقص اور محتاج ٹھہرتا ہے اور نقص و احتیاج مرکب اور حادث کے شامل حال ہوا کرتے ہیں۔ نہ کہ قدیم اور کامل ذات کے۔ پس جب اس کی "صاحبہ" ہو ہی نہیں سکتی۔ تو اس کا بیٹا کیسے ہوگا۔ یعنے جن معنوں میں لوگوں نے بیٹا کہا ہے۔ انہی معنوں میں "صاحبہ" ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن اس سے خدا کی ذات پر اعتراض پڑتا ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ غلط ہے۔ گویا اس صورت میں فقرہ "ولم تکن لہٗ صاحبہ" کا مفاد یہ ہوگا کہ وہ فانی نہیں۔ اور جب فانی نہیں۔ تو اس کا کوئی بیٹا بھی نہیں کیونکہ بیٹا فانی چیزوں کا ہی ہوتا ہے۔

پس اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ خدا کا بیٹا بھی بجز بیوی کے ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اس سے تو خدا کی قدرت پر حرف آتا ہے۔ بلکہ بات یہی ہے۔ کہ ابن اللہ کہنے والوں کو عقلاً و نقلاً ملزم گردانا ہے۔ ورنہ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ہر چیز کی نسل کے چلنے میں الگ الگ طریق مقرر ہے۔ حیوانات میں مختلف طریق ہیں پھر نباتات میں بچے کے لئے اور طریق ہے۔ بھلا یہ کیونکر مانا جائے۔ کہ خدا کے بیٹے اور انسان کے بیٹے کے لئے ایک ہی طریق چاہیئے پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ پر "بیوی کی ضرورت" کی طرف متوجہ کیا ہے۔ باپ کے ہونے کی ضرورت پر براہ راست کوئی فقرہ نہیں۔ اور یہ بھی واضح ہے۔ کہ بیوی کے ہونے سے بھی بچہ کا ہونا ضروری نہیں۔ بہر حال ماننا پڑے گا۔ کہ یہ آیت اللہ تعالےٰ نے مشرکین کے زعم باطل کے رد کرنے کے لئے نازل کی ہے۔ وبس۔ اور اس کو حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت سے کوئی تعلق نہیں۔ والسلام

خاکسار

"ابو العطاء جالندھری"

ریاست کشمیر کے مظالم کی مذمت میں جلسے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مسلمانان کشمیر کی مظلومیت سے متاثر ہو کر یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے ریاست کے مظالم کے خلاف اظہار مذمت کیا جائے۔ تاکہ ریاست کو معلوم ہو جائے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان اپنے بھائیوں کے درد میں شریک ہیں۔ اس تحریک پر مختلف مقامات پر جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ ذیل میں حسب گنجائش ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

چک ۲۸۴

مسلمانان چک ۲۸۴ گ۔ ب۔ ضلع لائل پور کا ایک شاندار جلسہ ہوا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وزیر اعظم کو ریاست سے نکال دیا جائے۔ اور مسلمانوں کو ظلم سے بچایا جائے۔

جڑانوالہ

مسلمانوں کا ایک جلسہ مسلمانان کشمیر پر مارشل لاء نافذ کرنے کے خلاف منعقد کیا گیا۔ جس میں ڈوگرہ سپاہیوں کے مظالم اور مسلمانوں کو بت پرستی کے لئے مجبور کرنے کی مذمت کی گئی۔ اور شیخ عبد اللہ۔ ایم ایس سی۔ خواجہ غلام محمد اشائی اور مولانا جلال الدین کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

دسوہہ

مسلم ینگ مینز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مولانا محمد اسمعیل سالک کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں پر ڈوگرہ حکومت کے مظالم کی مذمت کی گئی۔

لائل پور

مسلمانوں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں مظالم کشمیر کی مذمت کی گئی۔

شملہ

مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلسے میں مظالم کشمیر کی مذمت کی ہری کشن کول وزیر اعظم کو برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور حکومت سے مداخلت کی درخواست کی۔

ڈیرہ دون

۳ اکتوبر کو بعد نماز عشاء مسلم نیشنلسٹ پارٹی کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ مسلمانان کشمیر پر ڈوگرہ حکومت کے وحشیانہ مظالم کی مذمت کرتے ہوئے باشندگان کشمیر کو یقین دلایا گیا۔ کہ تمام مسلمانوں کی ہمدردی مظلوم مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

کان پور

جمعیت طلباء کان پور کا ایک جلسہ ۳ اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مسلمانان کشمیر

پر حکام ریاست کے ہولناک مظالم کی مذمت کی گئی۔ اور مہاراجہ کشمیر سے فوری تدارک کا مطالبہ کیا گیا۔

لاہور

محلہ چہل بیبیاں۔ انجمن انصار ملت نے مظالم کشمیر کی مذمت کرتے ہوئے۔ ریاست میں اسمبلی بنانے کا مطالبہ کیا۔

کوٹ رادھا کشن

انجمن اسلامیہ کے زیر اہتمام چودہری محمد حسین کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مہاراجہ کشمیر کے رویہ کی مذمت کی گئی۔ اور وائسرائے سے معاملات کشمیر میں مداخلت کا مطالبہ کیا گیا۔

کرنال

۴ اکتوبر بعد نماز عشاء جامع مسجد حضرت قلندر صاحب میں انجمن تحفظ ناموس شریعت کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مظالم کشمیر پر ایک پر زور تقریر کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) اہالیان کرنال کا یہ جلسہ مسلمانان کشمیر پر مظالم کی خبروں سے متاثر و رنجیدہ ہے۔ اور اپنے بھائیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلاتا ہے۔ کہ مسلمانان کرنال ان کے غم و مصائب میں برابر کے شریک ہیں۔

(۲) یہ جلسہ شہدائے کشمیر کے حق میں دعائے مغفرت کرتا ہے اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ مہاراجہ صاحب کشمیر سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی وفادار مسلم رعایا سے ہمدردی کا اظہار اس صورت میں کریں۔ کہ ان کے دردناک مصائب کا جلد وفیصلہ ہو۔

(۴) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب اور وائسرائے کی خدمت میں سیکرٹری تحفظ ناموس شریعت اپیل کریں۔ کہ وہ قیام امن کے لئے فوراً تمام لیڈروں کو رہا کردیں۔

(۵) یہ جلسہ برٹش گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جب رعایائے کشمیر پر وحشیانہ مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ تو گورنمنٹ کیوں خاموشی سے مسلمانوں کی خونریزی کو دیکھ رہی ہے۔

خاکسار

(ڈاکٹر) محمد یسین خان سیکرٹری انجمن تحفظ ناموس شریعت کرنال

لاہور کشمیر کمیٹی کا تار مہاراجہ بہادر کے نام

لاہور ۶ اکتوبر۔ شیخ فضل کریم صاحب سیکرٹری کشمیر کمیٹی لاہور نے حسب ذیل تار مہاراجہ صاحب کشمیر کو ارسال کیا ہے۔ حکام ریاست کشمیر کے انسانیت سوز مظالم کی وجہ سے جو لوگ ماخوذ تھے۔ ان کی عام رہائی کا اعلان کر کے جو قدم اٹھایا گیا۔ لاہور کشمیر کمیٹی اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اس لئے کہ یہ غیر منصفانہ پالیسی کے احساس کا اظہار ہے۔ بایں ہمہ کمیٹی اس کا اعادہ کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ مسلمانان ہند کی رائے اس وقت تک تسلی بخش نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ

نظارتوں کے اعلانات

تبلیغی تنظیم تحصیل چارسدہ

نمائندگان تحصیل چارسدہ نے جو باہمی مشورہ سے بموجودگی مہتمم صاحب تبلیغ صوبہ سرحد تحصیل چارسدہ کا یہ اندرونی تبلیغی انتظام تجویز کیا۔ کہ تحصیل مذکور کے ۱۸ حلقے بنا کر ہر ایک حلقہ میں ایک سکرٹری تبلیغ مقرر کیا ہے۔ میں اسے منظور کرتے ہوئے بموجب پروگرام ذیل عملدرآمد کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نمبر	نام حلقہ	اسماء گرامی حلقہ داران	نام مواضعات جنہیں ہر حلقہ دار کو تبلیغ کرنی ہوگی
۱	چارسدہ	خان محمد اکرم خانصاحب بی۔ اے ڈب کورونہ	ڈب کورونہ۔ سرخکی۔ چارسدہ۔ زرین آباد۔ بڑا انگ مندشتہ۔ رجڑ۔ مومین خان ڈھیری۔ ترلانڈی۔ سرڈھیری۔ شکر ڈھنڈ۔
۲	دوسہرہ	نورالحق صاحب مدرس شاہ ڈھنڈ	شاہ ڈھنڈ۔ دوسہرہ۔ خوئے۔ درگئی۔ بوبک۔
۳	شیخئی	خان غلام سرور خان صاحب سرخکی	شیخئی۔ عباس کلی۔ ابراہیم زائی۔ پولوسنہ۔ سٹمارہ
۴	غنڈہ کرکنہ	عبدالعزیز خانصاحب سرڈھیری	غنڈہ کرکنہ۔
۵	گل آباد، شونگرہ	گلاب خان و غلام محمد خان صاحبان۔ گل آباد	آگرہ۔ شیخ کلی۔ گل آباد۔ ڈھیری شاہ برٹھ۔ ہالا بیلہ حاجی آباد۔ مندوری۔
۶	نحقی دوآبہ	فردوس خان صاحب نحقی	نحقی۔ چکڑا۔ انبا ڈھیر۔ دولت پورہ۔ غزمیک۔ حاجی رائے۔ جھمٹ۔ نوڑی قلعہ۔ ہریانہ۔ ترخہ۔ ڈھیری سکندر خان۔ سروائی۔ گگر۔ منڈہ سر۔
۷	خرڑکی دوآبہ	خوشحال خان صاحب خرڑکی	خرڑکی۔ بنگرام۔ صریخ۔ مارور رائے۔ موتی رائے۔ منڈیر رائے متھرہ۔ گڑھی عبدالرحمن۔ ڈھیری بانڈہ متھرہ۔ کانگڑہ۔
۸	شب قدر دوآبہ	عمر خطاب صاحب شنکر گڑھ	شنکر گڑھ۔ شب قدر۔ اٹکی۔ سوختہ۔ مہر رائے۔ نصرت رائے۔ گونڈہ۔ اوجہ ولہ۔ ماہزارہ۔ پیر قلعہ۔ دلاروک۔ رشکی۔ مجی۔ نورنی۔
۹	مٹہ مغل خیل دوآبہ	نامیر خان صاحب مدرس مٹہ مغل خیل	مٹہ مغل خیل۔ کنورائے۔ بیلہ۔ صدر گڑھی۔ میاں عیسے۔ بنجپاؤ۔ ناظر گڑھی۔ حسن رائے۔ ملاں خیل۔ اسلام آباد۔ سیکی۔
۱۰	آبازائی	چوہدری نصراللہ خانصاحب اوورسیر نہر آبازائی	آبازائی۔ بانڈہ صاحبزادگان۔ مرغز۔ کوٹ۔ جھلار۔ جرعہ۔ ترلانڈی۔ سنگر۔
۱۱	تنگی	خان محمد اکبر خانصاحب ترنگ زائی	تنگی نصرت رائے۔ برہ رائے۔ شیر پاؤ۔ کنورہ۔ عمرزائے۔ گنڈیری۔ بہرام ڈھیری۔ سکور۔ ڈگی۔ ہری چند۔ حصار۔ و تمام متعلقات تنگی نصرت زائی۔ ویرہ رائے و ارقم ہرہ۔ دازبا۔ گھڑی۔ گردی۔ زیم۔ فلان ڈھیری۔ طوطکی۔ بگتی۔
۱۲	سنپہ وڑی	سعداللہ خانصاحب ترنگ زائی۔	سنپہ وڑی۔ محمد ناڑی۔ کٹو ناڑی۔ سرکی ملایاں۔ جلال کورونہ۔
۱۳	غزگی	عبدالغفور خانصاحب غزگی	غزگی۔ مہتم کورونہ۔ جلندر کورونہ۔ قلار سے تے بانہ۔
۱۴	"	عصمت اللہ خانصاحب غزگی	محمد عبدالغفور خان
۱۵	ترنگ زائے	خان ملک عادل شاہ صاحب و عمر خانصاحب ترنگ زائے	ترنگ زائی۔ اتمانزائی۔ و جملہ سرکاری ملازمان سول و پولیس تحصیل چارسدہ۔
۱۶	جلو	منصور شاہ صاحب ترنگ زائی	جلو۔ ڈھیری حمید میاں۔ سیلمئی۔ چینہ۔
۱۷	ڈاگی مظفر خان	عباس خان صاحب ترناب	دلدار گڑھی۔ ڈاگی مظفر خان۔ ڈاگی غلام قادر۔ مرزا ڈھیری۔ چینہ۔ ملمہ۔ شاہی۔ بانڈہ حسام الدین۔ نامی دشاہی۔ جھتہ۔ گھڑی بہارہ۔ گانگو۔
۱۸	ترناب	اکرم خان صاحب	ترناب۔ والکلی۔ گھنڈر۔ کوٹ۔

ترسیل زر کے متعلق اطلاع

چونکہ چندہ خاص کی تحریک کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک ماہ کی آمد دینے سے تین ماہ کا چندہ حصہ آمد ہو۔ یا چندہ عام اداشدہ سمجھا جائیگا۔ لہذا روپیہ بھیجتے وقت سکرٹری صاحبان و موصی صاحبان تفصیل ضرور لکھیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ تمام رقم چندہ خاص لکھ کر بھجوا دیں۔ اس طرح سے کوئی رقم موصی صاحبان کے کھاتہ میں درج نہ ہو سکے۔ حالانکہ تین ماہ کا چندہ حصہ آمد اپنی طرف سے وہ ادا کر چکے ہوں۔ لہذا تفصیل میں اس امر کی بھی وضاحت کی جائے۔ کہ اس قدر چندہ حصہ آمد ہے۔ اور اس قدر چندہ خاص۔ مثلاً ایک موصی جس نے حصہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ اور اس کی ماہوار آمد -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ وہ جب -/۱۰۰ روپیہ بھجوائے۔ تو تفصیل یوں ہوگی۔ حصہ آمد تین ماہ -/۳۰ جلسہ و چندہ خاص ۷۰

(سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی)

ضرورت

(۱) ایک معلم کی جو چوتھی یا پانچویں جماعت تک پڑھا سکے۔ اور قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہو۔ ایک پرائیویٹ ٹیوشن کے لئے ضرورت ہے۔ خواہشمند مستورات معہ سفارش امیر یا سکرٹری جماعت دفتر امور عامہ میں درخواست دیں۔

(۲) ایک نارمل پاس استاد کی ایک احمدی گورنمنٹ مڈل سکول کیلئے ضرورت ہے۔ درخواست معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق چال چلن از امیر جماعت یا سکرٹری جماعت دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔

(۳) ایک ایسے دوست کی ضرورت ہے۔ جو کہ الیکٹرک کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ چند ایک وائرمینوں کی بھی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ اور سفارش امیر جماعت یا سکرٹری دفتر امور عامہ میں آئیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

مسلمان زمیندارانِ جموّں وکشمیر کی

حالتِ زار

مسلمان زمینداران جموں وکشمیر کی حالت پر سرسری نظر ڈالنے سے سنگدل سے سنگدل انسان کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عرصہ سے اس ملک کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ چلی آرہی ہے۔ لیکن تھوڑے عرصہ سے نہایت نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ جو ذیل کے واقعات سے بخوبی ظاہر ہے:۔

جب ابتدائے بندوبست میں امثلات حقیت اور ملکیت مرتب ہوئیں۔ تو علاقہ اودہم پور۔ ریاسی وغیرہ کو جہاں اہل ہنود کی آبادی زیادہ ہے۔ ان کے اس بیان پر کہ یہ علاقہ پہلے جنگل تھا۔ ہمارے آباؤ اجداد نے توڑ کر کے قبضہ کیا تھا۔ اور اس وقت سے ہم مالیہ سرکار ادا کر کے قابض چلے آتے ہیں۔ انہیں مالک قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ان کے مقابلے پر دیلی کشمیر و تحصیل میرپور وغیرہ جہاں مسلمان زیادہ آباد ہیں۔ ویسے ہی بیانات (جن کی بناء پر اہل ہنود کو اودہم پور اور ریاسی وغیرہ میں مالک قرار دیا گیا) تسلیم نہ کر کے مال گذار مزارعہ سوروثی قرار دیا گیا ہے اور علاوہ مالیہ کے مالکانہ علیحدہ لگایا گیا ہے۔

جن حکام نے بندوبست کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ ہر وقت جمع جدید کسی تحصیل کے ملحقہ علاقہ انگریزی کی جمع کو بھی زیر غور لایا جائے۔ لیکن جہاں جہاں مسلمانوں کی آبادی بکثرت ہے اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ مثال کے طور پر علاقہ تحصیل میرپور و بھمبر پیش کیا جاتا ہے۔ ملحقہ تحصیل جہلم۔ گجرات۔ گوجرخاں وغیرہ میں تو ۵ر فی کنال تک جمع تشخیص ہوئی۔ مگر تحصیل میرپور۔ بھمبر وغیرہ میں ۸ر سے لے کر ۱۲ر فی کنال تک۔ حالانکہ موخر الذکر علاقہ جات پہاڑی ہیں۔ اور اول الذکر جہلم اور گجرات وغیرہ میدانی اور اچھے رقبہ جات۔ بہر طرہ یہ کہ شرح مالکانہ جو جمع مذکورہ بالا کے علاوہ لگائی گئی ہے۔ ۱۰ر ۳ر ۴ر ۶ر فی روپیہ جمع پر مقرر ہے۔ وادی کشمیر میں ۱۲ر فی کنال آبی اور ۶ر فی کنال سے لے کر ۱۲ر فی کنال تک خشکی جمع پر ہے:۔

علاوہ جمع کے غریب زمینداروں پر یہ ظلم ڈھایا گیا ہے۔ کہ فی کنال ۲۰ سیر شالی سرکار کو ادا کرنی پڑتی ہے۔ جس کی قیمت تین روپیہ فی خروار (خروار ۸۳ سیر کا ہوتا ہے) تجویز ہوئی ہے۔ یہ شالی زمینداروں کو چھان کر ادا کرنی پڑتی ہے۔ جو ۱/۴ ۱ خروار سے ایک خروار نکلتی ہے۔ لیکن زمیندار جب شالی چھان کر اور بالکل صاف کر کے گھاٹ ادا کرنے کی جگہ پر لاتے ہیں۔ تو اہلکار ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہیں کہ جب تک ان کی مٹھی گرم نہ کی جائے۔ شالی نہیں لیتے اور پھر سرکار اس شالی کو ۵ روپیہ فی خروار شہر میں فروخت کرتی ہے۔ گویا شالی میں سرکار کو فی خروار دو روپیہ کا فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ درخت جو اسی رقبہ میں ہوتے ہیں جس کا مالیہ ادا کیا جاتا ہے۔ مگر ان کی وجہ سے زمین میں اور کوئی پیداوار نہیں ہوتی۔ ان پر علیحدہ رقوم وصول کی جاتی ہیں۔ مثلاً فی درخت اخروٹ ایک روپیہ۔ فی زردالو جسے کوئی کھاتا نہیں ۱ر۔ اسی طرح مویشیاں پر بھی ٹیکس لیا جاتا ہے۔ جن دیہات میں ایک مرلہ تک رقبہ غیر مزروعہ نہیں۔ ان میں بھی فی بھینس ۱۲ر۔ گھوڑا ۱۲ر۔ اونٹ ۸ر۔ بھیڑ ۱ر۔ (جو عام طور پر ہندو گدی رکھتے ہیں) بکری ۲ر۔ بیل ۱۰ر لگایا گیا ہے۔

غرض جموں وکشمیر کی ستم رسیدہ مسلم رعایا اس قدر بھاری ٹیکس ادا کر رہی ہے۔ اور اس کے پسینہ اور محنت کی کمائی سے علاوہ حکومت کے دوسرے لوگ بھی پرورش پا رہے ہیں۔ مثلاً جمع سرکار کے علاوہ زمینداران پر ۱۲ فی صدی اور ٹیکس لگایا گیا ہے۔ یعنی تنخواہ نمبردار۔ تنخواہ پٹواری۔ مدرسہ۔ سڑک شفاخانہ۔ وغیرہ۔ حالانکہ رقم مدرسہ۔ و شفاخانہ سے زمینداروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ عموماً مدرسہ شفاخانہ شہری رقبہ میں ہوتا ہے۔ جہاں اکثر آبادی اہل ہنود کی ہوتی ہے۔ گویا زمینداروں کی پسینہ کی کمائی سے شہری ہندو ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں جو اس فنڈ میں سرکار کو ایک کوڑی تک نہیں ادا کرتے اس طرح مسلمانوں کے روپیہ سے اہل ہنود کو تعلیم دلا کر پھر مسلمانوں پر ظلم وستم کے لئے مسلط کرا دیا جاتا ہے۔

وجوہات مندرجہ بالا کی بناء پر ایسے زرخیز علاقہ میں کثرت پیداوار کے ہوتے ہوئے مسلم اکثریت حیوانوں سے بدتر زندگی بسر کر رہی ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی اس مخلوق کو جو ریاست میں بستی ہے۔ اور مسلمان ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ ظلم وستم سے مخلصی حاصل ہو۔ (نامہ نگار از میرپور)

وزراء کو مختلف محکموں کے افسران اعلیٰ کے ہاتھ میں کٹھ پتلی نہیں بننا چاہیئے۔ بلکہ ذاتی طور پر باخبر رہنا چاہیئے۔ ریاست کے جو ملازم بے چینی پھیلائیں انہیں معزول کر دینا چاہیئے:۔

مسلمانانِ کشمیر کے مطالبات پر ریاستی کمیشن کا تبصرہ

سری نگر ۱۸ر اکتوبر۔ تحقیقاتی کمیشن کے سامنے شہادت پیش ہونے کے دوران میں مسلمانان کشمیر کے جو مطالبات پیش ہوئے ان پر کمیشن نے جو تبصرہ کیا ہے اس کا مفاد حسب ذیل ہے۔ زمین کے حقوق مالکانہ کے متعلق مسلمانوں کا جو مطالبہ ہے۔ اس کے سلسلہ میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس وقت انہیں حقوق موروثیت حاصل ہیں اور اگر انہیں حقوق مالکانہ تبدیل کر دیا گیا تو ساہوکار ان کی زمینیں قرضوں میں قرق کرا لیں گے اور اس کے بعد مسلمان موروثی کسانوں کی حیثیت محض مزدوروں کی سی رہ جائے گی اور اگر قانون نے قرضخواہوں سے انہیں بچا بھی لیا تو بڑے بڑے زمینداران چھوٹے زمینداروں کو ہڑپ کر جائیں گے۔ جو لوگ آزاد ئیے مطابع اور آزادئیے تقریر کا مطالبہ کرتے ہیں وہ حقیقت میں آزادی کے طالب نہیں بلکہ آزادی کا غلط استعمال کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہندو قانون کے مطابق ہر وہ شخص جو اپنا آبائی مذہب ترک کر کے دوسرے مذاہب میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ آبائی جائداد کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسلام بھی مرتدین کو محروم الارث قرار دیتا ہے جو مساجد محکمہ آثار قدیمہ کے قبضہ میں ہیں وہ مسلمانوں کو واپس مل جانی چاہئیں۔ بشرطیکہ ان کی تومیت کے متعلق مسلمان متفق ہوں۔ ہندو راجپوت سکول کے متعلق مسلمانوں کی شکایت ہے کہ وہ کیوں ہندو راجپوتوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس سلسلہ میں ان سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے اسے جماعت کا سکول سمجھا ہے۔ حقیقت میں سکول مہاراجہ آنجہانی نے ذاتی خیرات کے سرمایہ سے ہندو راجپوتوں ہی کے لئے قائم کیا تھا۔ جب ریاست کی آمدنی اجازت دے اس قسم کے سکول ہندو راجپوتوں کے علاوہ دوسرے امراء و شرفاء کے بچوں کے لئے بھی کھولے جانے چاہئیں۔ جائداد کے انتقال پر جو پابندیاں اس وقت عائد ہیں انہیں ذرا ڈھیلا کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ مسلمانوں کی ایک مشاورتی کمیٹی اس غرض سے قائم کی جائے کہ اسے موجودہ تعلیمی نظام میں جو نقائص نظر آئیں ان کے متعلق وزیر تعلیم کو مشورہ دے۔ مسلمانوں کے دلوں میں جو بدگمانی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام بالا پردہ نشین بن کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ کسی سے ملتے ملاتے نہیں اور نہ حکومت کے احکام کی اصل غرض وغایت سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ آج کل عوام کو مطمئن کرنے کے لئے صرف صحیح طریق عمل اختیار کرنا کافی نہیں۔ بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ صحیح طریق عمل اختیار کرنے کے بعد اس کی تشہیر کی جائے اور پراپیگنڈا کیا جائے اور جو لوگ بدگمانیاں پھیلائیں ان کی سرگرمیوں کا خاتمہ کرنے میں مستعدی سے کام لیا جائے۔

شوپیاں میں مسلمانوں کو کس طرح مظالم کا نشانہ بنایا گیا

ایک عینی شاہد کا دردناک بیان

شوپیاں کے ایک معزز مسلمان نے جو ظلم و ستم سے تنگ آکر پوشیدہ طور پر بھاگ آئے ہیں بے حد المناک اور دلدوز داستان سنائی ہے۔ شوپیاں میں گولی چلنے اور مسلمانوں پر ہولناک مظالم کے متعلق انہوں نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہاں کے مسلمانوں پر حکومت کی طرف سے بدترین قسم کا تشدد ہو رہا تھا۔ اس لئے یہ حالات وہاں سے کسی کو بھیجنے کی مہلت ہی نہیں مل سکی۔ بات یوں ہوئی۔ کہ ۱۲ ستمبر کو ایک پردیسی مسلمان کہیں سے شوپیاں میں وارد ہوا۔ اور اسلام زندہ باد کا نعرہ لگاتا ہوا شہر میں سے گذر گیا۔ ہندوؤں نے مجسٹریٹ کے پاس اس کے خلاف رپورٹ کی۔ جس کے حکم سے پولیس نے شہر سے آدھ میل باہر جا کر اس کو گرفتار کر لیا۔ اور پھر پولیس اور پنڈتوں نے نہایت بری طرح مارا۔ وہ غریب رسول اللہ کا نام لیتا۔ تو یہ بدباطن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نہایت غلیظ گالیاں بکتے۔ ایک بے کس اور بے بس فقیر کو اس طرح پٹتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں اس قدر گستاخی اور بے ادبی دیکھ کر مسلمانوں میں بے حد اشتعال پیدا ہو گیا۔ مگر میر واعظ صاحب شوپیاں نے تقریر کے ذریعہ لوگوں کو صبر و ضبط کی تلقین کی۔ اور قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت کی اس پر مسلمانوں کی طرف سے استغاثہ دائر کیا گیا۔ مگر ہندو مجسٹریٹ نے اس پر کوئی کارروائی نہ کی۔ ۲۴ کو پولیس نے اس مسلمان کو پیش کیا۔ جس نے اپنے بیان میں یہ تمام واقعات بتائے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت گالیاں دی گئی ہیں۔ مجسٹریٹ نے مسلمانوں میں سے ایک معزز مسلمان کو ملزم کے بیان کی تصدیق کرنے کے لئے کہا۔ لیکن جب اس نے بیان پڑھا تو اس میں وہ باتیں لکھی ہوئی نہیں تھیں۔ جو گالیوں اور مار پیٹ کے متعلق ملزم نے کہی تھیں۔ اس وجہ سے اس نے تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دو لوگوں نے اصرار کیا۔ کہ سارا بیان لکھا جائے۔ مگر مجسٹریٹ نے یہ بات منظور نہ کی۔ آخر مسلمانوں نے استغاثہ اور ملزم کے بیان وغیرہ کی نقل کے لئے درخواست دی۔ مگر اسے بھی رد کر دیا گیا۔ اور اسی دن مجسٹریٹ نے سرینگر میں فوج کے لئے لکھ دیا۔ اور اعلان کرا دیا۔ کہ کسی جگہ دس بارہ آدمیوں کا اجتماع نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے اس نے گولی چلا کر مسلمانوں کو قتل کرنے کا پہلے سے ہی فیصلہ کر رکھا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے رشتہ داروں اور پنڈتوں کو ایک ٹھاکر دوارہ میں اکٹھا کر دیا۔ نیز ایک معزز مسلمان نے اسے ہندو ریذیڈنٹ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے یہ کہتے سنا۔ کہ دیکھنا کل یہاں کیا ہوتا ہے۔

اگلے روز جمعہ تھا۔ اردگرد کے علاقہ کے دس بارہ ہزار مسلمان جو اس اجتماع کے خلاف آرڈر سے ناواقف تھے۔ حسب دستور جمعہ کے لئے آئے۔ جب نماز سے فارغ ہو کر مسلمان جوق در جوق باہر جانے لگے تو فوجیوں نے بغیر نوٹس کے اور بلا وجہ اندھا دھند فائر کرنے شروع کر دئے۔ جس سے معلوم نہیں کتنے مرے اور کتنے زخمی ہوئے۔ ۲۶ کو گورنر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور وزیر وزارت آگئے۔ اور بجائے مظلوم مسلمانوں کی اشک شوئی کرنے کے گرفتاریاں شروع کر دیں۔ معززترین مسلمانوں کی سخت بے عزتی کی گئی۔ ان کی داڑھیاں نوچی گئیں۔ ایک ضعیف العمر مگر معزز مسلمان حبیب اللہ ٹاک کو مار مار کر اس کی ٹانگ توڑ ڈالی گئی۔ ایک اور بوڑھے مسلمان کو تختہ کے ساتھ باندھ کر نہایت بری طرح مارا گیا۔ بہت سے مسلمانوں کو گرفتار کر کے سرینگر لے گئے۔ بچوں۔ بیماروں۔ اور بوڑھوں کو بھی گرفتاری سے مستثنیٰ نہ کیا گیا۔ عورتوں کے ساتھ شدید تشدد روا رکھا گیا۔ اب لوگ جان کے خوف سے بھاگ کر جنگلوں میں پناہ گزین ہیں۔ اس وقت شوپیاں بالکل غیر آباد اور سنسان پڑا ہے۔ لوگ یا تو گرفتار کر لئے گئے۔ یا بھاگ کر جنگلوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ باپ کو بیٹے کا اور بیٹے کو باپ کا علم نہیں۔ کہ کہاں ہے بیوی کو خاوند اور خاوند کو بیوی بچوں کا پتہ نہیں۔ دوکانیں بند ہیں۔ فوج والے جو دکان چاہتے ہیں۔ کھول کر حسب پسند اشیاء نکال لیتے ہیں کئی مکانات لوٹ مار کے بعد جلا ڈالے گئے۔

غرضیکہ اب وہاں قیامت کا نمونہ ہے۔ اور بعینہٖ وہی حالت ہے جو قرآن کریم میں وہ الیئل حمیم جمیعا کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ شوپیاں سرحدی علاقہ ہے۔ اور چونکہ سخت برفباری ہوتی ہے اس لئے لوگ چھ ماہ کے لئے تمام ضروریات زندگی ان دنوں میں ذخیرہ کر بیٹھتے ہیں۔ مگر اس مصیبت کی وجہ سے وہ یہ بھی نہیں کر سکیں گے۔ فصلیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ اور پھل ضائع ہوئے جا رہے ہیں۔

مولوی عبد اللہ صاحب وکیل جو کشمیری مسلمانوں کے معزز رہنما ہیں۔ اور جنہیں حکومت نے خود امن قائم کرنے کے لئے سپیشل ڈیوٹی پر بھیجا تھا۔ اس وجہ سے گرفتار کر لئے گئے۔ کہ انہوں نے حسب فرمان الہٰی مسلمانوں کو ایک دوسرے پر جھوٹی شہادت دینے سے منع کیا۔ اس پر پنڈتوں نے ان کے خلاف جھوٹی شہادتیں دے دیں۔ اور انہیں گرفتار کر کے فوراً ہی چھ ماہ قید کی سزا دے دی گئی۔

میرپور میں مہاراجہ بہادر کشمیر کا جنم دن

۱۳ اکتوبر شہر میرپور میں سرکاری طور پر منادی کرائی گئی۔ کہ کل ۷ بجے صبح تمام لوگ گراؤنڈ ہائی سکول میں مہاراجہ بہادر کے جنم دن کی خوشی کے جلسہ میں شامل ہوں۔ ۱۴ اکتوبر صبح کو جلسہ گاہ میں جا کر دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ سکول کے طلباء اور چند ہندو مسلم افراد کے سوا جو حکومت کے ملازم ہونے کی وجہ سے مجبور تھے۔ کوئی مسلمان پبلک کی طرف سے شریک جلسہ نہ ہوا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حکومت نے مسلمانوں کو تازہ ظلم و ستم سے اس قدر مغموم کر رکھا ہے کہ وہ اس خوشی کی تقریب میں شامل ہونے کے ناقابل تھے۔ ورنہ اس سے قبل جنم دن کی خوشی میں مسلمانان میرپور بکثرت شریک جلسہ ہوتے رہے ہیں۔

اس سے قبل جنم دن کے موقع پر کبھی جلوس نہیں نکالا کرتا تھا۔ لیکن اس دفعہ خاص طور پر ہندو پبلک اور ہندو حکام میرپور نے مسلمانوں کو اشتعال دلانے اور ان کے زخمی دلوں پر نمک چھڑکنے کیلئے ملٹری اور پولیس کی سرکردگی میں جلوس مرتب کیا۔ لیکن مقام شکر ہے۔ کہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جس سے ہندو حکام کو مسلمانوں کے کچلنے کا در برباد کرنے کا بہانہ ملتا۔ مسلم پبلک میں سے کوئی فرد شریک جلوس نہ ہوا۔ (نامہ نگار)

بعدالت جناب شیخ عبدالغنی صاحب
نائب تحصیلدار صاحب اسسٹنٹ کلکٹر
درجہ دوئم جھنگ

بوٹا خاں ولد سردار خاں بالغ - محمد خاں ولد فتح خاں بشیر خاں ولد غلام محمد خاں - نابالغان اقوام بلوچ سکنہ کرن بیل جھنگ نابالغان بولایت بوٹا خاں برادر مانی

مدعیان

بنام (۱) لال خاں ولد بشیر خاں بلوچ سکنہ کرن
(۲) کالا خاں " " "
(۳) جیون خاں " " "
(۴) حاکم خاں ولد فتح خاں " "
(۵) سجاول خاں ولد امیر خاں " "
(۶) فتح خاں ولد محمد خاں " "
(۷) ذی خاں ولد اقبال خاں " "
(۸) دتہ ولد امیر خاں " "
(۹) ستار خاں ولد سکندر خاں " "
(۱۰) حیات خاں ولد سکندر خاں " "
(۱۱) خان محمد ولد سکندر خاں " "
(۱۲) ہمایو خاں ولد کالا خاں " "
(۱۳) جیون سنگھ ولد چتار ام قوم نانگھال سکنہ بابی شاہ کرن
(۱۴) ہردیال ولد جسونت رام " "
(۱۵) کرم چند " " " "
(۱۶) دونی چند " " "
(۱۷) کاہن سنگھ ولد آسا سنگھ ددھوا " "
(۱۸) ہیرا سنگھ " " " "
(۱۹) خزانہ سنگھ ولد گوبند سنگھ " " "
(۲۰) امیر سنگھ " " " " "

درخواست تقسیم اراضی تعدادی ۸ کنال مندرجہ کھاتہ ۱۲ واقع چوکٹا

اشتہار

بمقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم باوجود اطلاع نامہ جاری کرنے کے حاضر عدالت نہیں ہوئے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم بتاریخ ۱۶/۱۱/۳۱ حاضر عدالت ہو کر وجہ ظاہر کریں۔ کہ کیوں تقسیم نہ کیجاوے۔ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت نہ ہونگے۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ اور کوئی عذر سماعت نہیں ہوگا۔ تاریخ ۹/۱۰/۳۱ء دستخط

سندات کو غلط ثابت کرنیوالے کو ایک ہزار روپیہ انعام

ھو الشافی

اصلی ممیرے والا تریاق چشم (رجسٹرڈ)

امراض چشم کا بہترین اور آسان علاج

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم لگروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ چیپڑوں کے متورم مادہ کو خارج کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کردیتا ہے۔ خارش کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادے کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں۔ یا آنکھوں کے چیپڑ گل گئے ہوں۔ یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا بوجہ لگروں کے آشوب یا زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا گرد کی وجہ سے پسینہ اور غبار چھایا رہتا ہے تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے مگر ملکیپ گیگس ہو تاثیر نو پیدا ہو جاتی ہے شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے خطر ہے۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق کیلئے نامی ڈاکٹروں کے دستخطی سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ نیز صاحبان ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و سب جج و پروفیسران کالج و وکلا صاحبان و دیگر اعلیٰ عہدہ داران سرکار و علمائے کرام و ایڈیٹران اخبارات (جن میں ہندو مسلمان سکھ شامل ہیں) زوردار الفاظ میں تصدیق کرتے ہیں جن کی تعداد یکصد کے قریب ہے اگر ہمارے مطبوعہ سرٹیفکیٹوں کو کوئی غلط ثابت کر دے۔ تو ایک ہزار روپیہ انعام پا سکتا ہے۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک ۸/ بذمہ خریدار

المشتہر مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم
گوٹھی شاہ دولہ گجرات پنجاب

دیکھیئے لوگ انگریزی کس طرح بلا استاد سیکھ رہے ہیں

جناب سید محمد خلیل صاحب سیکنڈ کلرک سب رجسٹرار آفس ضلع پرنیا سے لکھتے ہیں

مجھے ایک زمانہ سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ جب میں نے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر آپ سے منگوایا۔ تو استاد کی مدد کے بغیر انگریزی میں مجھے اتنی لیاقت ہو گئی۔ کہ انگریزی میں ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہوں۔ جس کے لئے مصنف کا بے حد مشکور ہوں۔ (۲) جناب جمعدار چونی لعل صاحب چھاؤنی کہاٹ۔ جدید انگلش ٹیچر بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ تھوڑے ہی دنوں میں کافی لیاقت حاصل کرلی۔ اگر آپ اس کتاب کی قیمت اکسو روپیہ بھی رکھتے۔ تو بھی تھوڑی ہوتی۔

۴۰۳ صفحے دوسرا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ ناپسند ہو۔ تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز (جدید الف) شملہ

ترقی کارڈ

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں۔ انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کرکے ⅓ حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس میں بڑھنے کی کوشش کریں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ فی عدد ۳/
" " " " دوئم " ۲/۸
" رنگین سرخ ۸ پیس درجہ اول " ۲/۸
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی " ۵/
" " " دوئم " یکطرفہ " ۴/
" " " سوئم " " " ۳/
بلیڈر نمبر ۵ برائے والی بال نمبر ۵ " ۱/۴
ہاکی سٹکس لیڈر سیون اول درجہ رنگدار عمدہ قسم " ۲/۸
" لیڈر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم " ۲/۸
بال سفید چمڑہ اول درجہ ۲/
" " سوئم پالولر ۱/۴

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لندن سے ۸ ر اکتوبر کی خبر ہے کہ اقلیتوں کی غیر سرکاری کانفرنس ناکام رہی۔ اور آج سب کمیٹی کا بلاس باقاعدہ وزیر اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ گاندھی جی نے ایوان کو مطلع کیا۔ کہ فرقہ وار مفاہمت کی غیر سرکاری کانفرنس ناکام رہی ہے۔ اس لئے اس سب کمیٹی کا اجلاس غیر معین عرصہ تک ملتوی کر دیا جائے۔ اور فیڈل سب کمیٹی کا کام جاری رہے اگر اس دوران میں یہ معلوم ہو گیا۔ کہ ہندوستان کو کیا ملنے والا ہے۔ تو فرقہ وار سمجھوتہ نسبتاً آسان ہو جائیگا۔ مسلمان نمائندوں کی طرف سے اس کی مخالفت کی گئی۔ وزیر اعظم نے گاندھی جی کی تجویز تو نامنظور کر دی۔ البتہ کچھ عرصہ کے لئے اقلیتوں کی کمیٹی کا اجلاس ملتوی کر دیا۔ :

—— انڈین ایمپائر سوسائٹی لندن میں ۸ ر اکتوبر کو تقریر کرتے ہوئے مولانا شوکت علی نے کہا۔ میں ہندوؤں یا انگریزوں کے اجتماع سے نہیں ڈرتا اگر گاندھی ہندوستان کو روانہ ہو جائے تو بھی ہم کانفرنس کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کریں گے۔ میری خواہش ہے ہندوؤں سے صلح ہو جائے۔ لیکن اگر نہ ہو۔ تو میں واپس نہیں جاؤں گا۔ بلکہ انگلستان کے ساتھ صلح کروں گا :

—— مولوی منظر علی صاحب اظہر حکومت کشمیر کی دعوت پر دوبارہ سری نگر گئے ہیں۔ ان کی مراجعت تک جتھوں کی روانگی ملتوی کر دی گئی ہے۔ جتھوں کے سلسلہ میں جن لوگوں کو حکومت جموں نے مختلف مقامات پر گرفتار کیا تھا۔ وہ رہا کر دئے گئے ہیں :

—— ۸ ر اکتوبر کو ملک معظم نے قصر بکنگھم میں گول میز کانفرنس میں شامل ہونیوالے والیان ریاست کو ڈنر دیا جس میں قریباً پچاس مہمان مدعو تھے۔ :

—— ۸ ر اکتوبر کو ڈیرہ اسماعیل خاں کے ہندوؤں کا ایک وفد شملہ میں فارن سکرٹری سے ملا۔ جس نے حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ وعدہ کیا۔ کہ مصیبت زدوں کی امداد کے لئے تحقیقاتی کمیٹی یا چیف کمشنر جو سفارش کریں گے۔ اس پر نہایت توجہ کے ساتھ غور کیا جائیگا۔

—— حضور نظام کی طرف سے برار کی واپسی کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ آپ اس کے عوض برطانیہ کو کوئی رقم بطور معاوضہ نہیں دیں گے۔ لیکن حکومت ہند یا حکومت برطانیہ کو قرض دیں گے۔ جو موجودہ کساد بازاری میں بیش قیمت امداد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے ذاتی خزانہ میں اس وقت ایک ارب روپیہ موجود ہے :

—— ۷ ر اکتوبر کو برٹش پارلیمنٹ کو منتشر کرتے ہوئے ملک معظم نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ میں گول میز کانفرنس کی کارروائی کا دلچسپی اور ہمدردی سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ متفقہ کوششوں سے ایسی تجویز پر اتفاق ہو جائے گا۔ جو نہایت مدبرانہ ہوگی :

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ انگلستان کے عام انتخابات کا گول میز کانفرنس پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ اور اس کی کارروائی بدستور جاری رہے گی :

—— کنٹرولر آف کرنسی کلکتہ نے اعلان کیا ہے کہ ۷ ر اکتوبر تک حکومت ہند کے ۴½ فی صدی والے تمسکات ساڑھے بارہ کروڑ روپیہ کے بک چکے ہیں :

—— چوہدری محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست جے پور کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے مہاراجہ بڑودہ نے بھی حکومت انگریزی سے اضلاع احمد آباد و کھیڑا کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے :

—— پٹیالہ سے ۹ ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ریاست کے مادہ آتشگیر کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے بڑے زور کے دھماکے کے ساتھ عمارت اڑ گئی اور پانچ مرد دو عورتیں بری طرح مجروح ہوئیں :

—— چٹاگانگ کی خبر ہے کہ ایک نوجوان پارٹی پرشاد بھٹاچارجی نے جو خان بہادر احسان اللہ انسپکٹر پولیس کے قتل کے الزام میں ماخوذ تھا۔ اقبال جرم کر لیا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ انقلاب پسندوں کی ترغیب پر اس نے یہ فعل کیا :

—— دسہرہ کی تقریب کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ ابھی تک فرقہ وار کشیدگی پائی جاتی ہے اس لئے ۲۱ ر اکتوبر تک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرتا ہوں۔ :

—— مولوی سر محمد یعقوب صاحب سابق صدر اسمبلی نے سر آغا خاں کو تار دیا ہے کہ گاندھی جی کے ساتھ مصالحت کی مزید گفتگو نہ کریں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کی بے عزتی ہے۔ اور انگریزوں سے صلح کی کوشش کی جائے :

—— شملہ سے ۱۰ ر اکتوبر کو ایک سرکاری اعلان کیا گیا ہے کہ وہ برطانوی فوجی سپاہی جو ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے پہلے فوج میں داخل ہوئے۔ انہیں نئی شرح کے مطابق دس فی صدی کی تخفیف کر کے تنخواہ ملے گی۔ محکمہ پرواز کے لئے بھی یہی قاعدہ ہوگا۔ :

—— یو۔ پی گورنمنٹ نے مالی حالت کی خرابی کی وجہ سے میونسپل بورڈ بلند شہر کو دو سال کے لئے معطل کر دیا ہے :

—— گاندھی جی نے ڈیلی ہیرلڈ میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ سچائی میری زندگی کا بنیادی پتھر ہے۔ پولٹیکل مقاصد میں بھی میں جھوٹ اور دھوکا سے مجتنب رہتا ہوں۔ میرا چہرہ ہندوستان کے لکھوکھا بھوکوں کا نشان ہے۔ میں لنگوٹی اس لئے پہنتا ہوں۔ کہ یہ میرے وطن کا لباس ہے :

—— ۸ ر اکتوبر سے فسادات سکندر آباد کی باقاعدہ سماعت شروع ہو گئی ہے۔ چھ مسلمان ملزموں نے ضمانت کی درخواست دی۔ جو منظور کر لی گئی :

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کے الزام میں جو پانچ ہندو نوجوان ماخوذ تھے۔ وہ ۸ ر اکتوبر کو عدم ثبوت کی وجہ سے رہا کر دئے گئے :

—— سید حبیب صاحب مدیر سیاست کو مرزا ظفر علی وزیر تعلیم ریاست کشمیر نے وہاں آنے اور ریاست کا مہمان بننے کی دعوت دی تھی۔ سید صاحب نے لکھا ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے میں اس دعوت کو منظور نہیں کر سکتا۔ لیکن اخبار نویس کی حیثیت سے اسے منظور کرتا ہوں۔ مگر میں غریب مسلمانوں کے ہاں رہونگا۔

—— رائے کوٹ ضلع لدھیانہ کی میونسپلٹی بھی بد انتظامی کی وجہ سے جدید انتخابات تک توڑ دی گئی ہے۔ اس عرصہ میں تمام انتظام ڈپٹی کمشنر کے ہاتھ میں رہیگا :

—— ۹ ر اکتوبر کو معزز مسلمانوں کا ایک وفد شملہ میں ہوم ممبر سے ملا جس نے ملازمتوں میں مسلمانوں کی حق تلفی کی طرف آپ کو متوجہ کر کے اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کیا۔ اور تجویز کی۔ کہ مسلمانوں کے لئے اسامیاں مخصوص کر دی جائیں ہوم ممبر نے وفد کی درخواست پر غور کرنیکا وعدہ کیا ہے۔

—— چیف کمشنر دہلی نے مبلغ -/۹۲۴۸۶ روپیہ جو زمینداروں کے ذمہ مالگذاری کے سلسلہ میں واجب الادا تھا۔ کی معافی کا اعلان کر دیا ہے :

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا :